

ترجمة القرآن

مولانا محمد اکرم مدنی
مدرس جامعہ سلفیہ

ترجمة الحديث

بچوں کی تعلیم و تربیت کی اہمیت

((عن سعيد بن جبیر قال قدم حذيفة بن اليمان رضى الله عنهما من سفر فرأى قمص حرير على اولاده من الذكر والاناث فنزع منها ما كان على ذكور ولده وترك منه ما كان على بناته)) (المصنف لابن أبي شيبة كتاب العقيدة) "امام ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ نے سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت نقل کی ہے کہ انھوں نے بیان کیا کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہما سفر سے تشریف لائے۔ ان کی اولاد نے ریشمی قمیص پہن رکھی تھیں۔ انھوں نے بچوں کی قمیصوں کو اتار پھینکا اور بچوں کی قمیصوں کو رہنے دیا۔"

قارئین کرام! مذکورہ حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی نگاہ میں بچوں کے لیے ریشمی لباس پہننا کس قدر سنگین جرم ہے۔ اسی لیے انھوں نے بچوں سے ریشمی قمیص اتار پھینکی۔ چونکہ بچوں کے لیے ریشمی لباس جائز ہے اس لیے ان کو کچھ نہیں کہا۔ یہ صرف حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کا طرز عمل نہیں تھا کہ وہ اپنے بچوں کے لباس کے بارے میں سخت احتساب کرتے تھے بلکہ دیگر عام صحابہ کرام کا بھی طرز عمل یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھی لباس کے معاملہ میں سخت رویہ اختیار کرتے تھے تاکہ خلاف شریعت کوئی عمل کرنے کی عادت نہ پڑ جائے۔ چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں ((کننا ننزعہ عن الغلمان ونترکہ علی الجوارى)) (سنن ابی داؤد کتاب اللباس) "ہم (ریشمی لباس کو) بچوں سے اتار پھینکتے تھے اور اس کو بچوں پر رہنے دیتے تھے۔" صحابہ کرام کے طرز عمل سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بچوں اور اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت کے معاملہ میں بڑے حساس تھے۔ کوئی خلاف شریعت حرکت برداشت نہیں کرتے تھے۔ لیکن افسوس ہے کہ آج مسلمانوں کا طرز عمل صحابہ کرام کے طریقے سے مختلف ہو چکا ہے۔ عام لوگوں کی بات نہیں بلکہ بہت سے دینی گھرانے اور خاندان اپنے بچوں کے لباس اور وضع قطع کے بارے میں احکام شریعت کی پرواہ نہیں کرتے۔ جس طرح شریعت میں مردوں اور بچوں کیلئے ریشمی لباس حرام ہے اس طرح سونے کی انگوٹھی بھی مردوں اور بچوں کے لیے استعمال کرنا حرام ہے۔ فی زمانہ امراء کے بچوں کے ہاتھوں میں سونے کی انگوٹھی کا استعمال عام ہے۔ والدین کوئی توجہ نہیں کرتے لیکن صحابہ کرام اور صحابیات اس کا بہت زیادہ خیال کرتی تھیں۔ چنانچہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک بچہ سعید بن حسین نامی آیا۔ اس نے سونے کی انگوٹھی پہن رکھی تھی۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنی خادمہ کو حکم دیا کہ اس بچے کے ہاتھ سے سونے کی انگوٹھی اتار دی جائے اور اس کے لیے چاندی کی انگوٹھی بنوانے کا حکم دیا۔ (حوالہ المصنف لابن ابی شیبہ کتاب العقيدة) اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنی اصلاح کے ساتھ بچوں کی اصلاح اور تعلیم و تربیت کا خاص خیال رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

انسان کی گمراہی کے اسباب

﴿يَوْمَ تَقُلب وجوههم في النار يقولون يلبتنا اظننا الله واطننا الرسولا وقالوا ربنا انا اظننا سادتنا وكبراءنا فاضلونا السبيلا ربنا آتهم ضعفين من العذاب والعنهم لعنا كبيراً﴾ (الاحزاب: ۶۶-۶۸) "اس دن (قیامت کے دن) ان کے چہرے آگ میں الٹ پلٹ کیے جائیں گے (حسرت و افسوس سے) کہیں گے کاش ہم اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتے اور کہیں گے اے ہمارے رب! ہم نے اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کی اطاعت کی جنھوں نے ہمیں راہ راست سے بھٹکا دیا۔ اے ہمارے پروردگار تو انھیں دگنا عذاب دے اور ان پر بہت بڑی لعنت نازل فرما۔"

قارئین کرام! انسان کی گمراہی اور ضلالت کے اسباب میں سے ایک سبب جس کا تذکرہ گذشتہ شمارے میں ہو چکا ہے۔ وہ ہے باپ دادا کی اندھی تقلید۔ قرآن حکیم کی روٹی میں انسانیت کی گمراہی کا دوسرا بڑا سبب یہ ہے کہ معاشرہ کے بڑے لوگوں اور مذہبی راہنماؤں اور دولت مند سرداروں کی غلطی پیروی کی جائے اور ان کی پیروی صرف اس بناء پر کی جائے کہ وہ ہیں بڑے لوگ۔ قرآن حکیم نے لوگوں کو خبردار کیا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت چھوڑ کر جو معاشرے میں بڑے سرداروں اور مذہبی راہنماؤں کی پیروی کرتے ہیں وہ قیامت کے روز افسوس اور حسرت کے ساتھ کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہم نے اپنے سرداروں اور بڑے لوگوں کی اطاعت کی اور انھوں نے ہمیں صراط مستقیم سے منحرف کر دیا تھا۔ لہذا اے ہمارے رب ان کو ہر عذاب دے اور ان پر سخت لعنت کر۔ (جیسا کہ مذکورہ آیات کے ترجمہ میں ذکر کیا جا چکا ہے۔) اس طرح اللہ رب العزت نے سورۃ الاحزاب کی آیت ۲۹ میں کافروں اور گمراہ لوگوں کا قول نقل کرتے ہوئے فرمایا ہے ﴿وقال الذين كفروا ربنا اربنا الذين اضلنا من الجن والانس نجعلهما تحت اقدامنا ليكنوا من الاسفلين﴾ اور کافر لوگ کہیں گے کہ اے ہمارے رب ہمیں جنوں انسانوں (کے وہ دونوں فریق) دکھا جنھوں نے ہمیں گمراہ کیا تاکہ ہم انھیں اپنے قدموں تلے ڈال دیں تاکہ وہ جہنم میں سب سے نیچے (سخت عذاب میں) ہو جائیں۔"

سورۃ بقرہ کی آیت ۱۶۶ میں بھی اللہ تعالیٰ نے ان گمراہ ہونے والوں اور گمراہ کرنے والوں کا تذکرہ کرتے ہوئے ان کا افسوسناک انجام بیان کیا ہے۔ اگر خدائے تعالیٰ آیات کا ترجمہ ذکر کیا جاتا ہے (جب اللہ تعالیٰ سزا دے گا) اس وقت وہی مذہبی راہنما اور پیشوا جن کی دنیا میں پیروی کی گئی تھی اپنے پیروکاروں سے لائق ظاہر کریں گے۔ مگر عذاب اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے اور ان کے اسباب و وسائل کا سلسلہ کٹ جائے گا اور وہ لوگ جو دنیا میں ان کی پیروی کرتے تھے کہیں گے کاش ہم کو ایک موقع پھر مل جاتا تو ہم ان سے اسی طرح بیزار ہو کر دکھا دیتے جس طرح آج یہ ہم سے بیزار ہیں ظاہر کر رہے ہیں۔ یوں اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے وہ اعمال جو یہ دنیا میں کر رہے ہیں ان کے سامنے اسی طرح لانے کا کہ یہ حسرتوں اور پشیمانیوں سے ہاتھ ملتے رہیں گے مگر آگ سے نکلنے کی کوئی راہ نہ پائیں گے۔ علاوہ ازیں سورۃ سہاء میں بھی مذکورہ قسم کے لوگوں کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں (اختصاراً ترجمہ ملاحظہ فرمائیے) "اے دیکھنے والے! کاش کہ تو ان ظالموں کو اس وقت دیکھتا جبکہ یہ اپنے رب کے سامنے کھڑے ہوئے ایک دوسرے کو الزام دے رہے ہوں گے۔ کمزور لوگ بڑے لوگوں سے کہیں گے کہ اگر تم نہ ہوتے تو ہم البتہ مومن ہوتے۔ یہ بڑے لوگ کمزوروں کو جواب دیں گے کہ کیا تمہارے پاس ہدایت آچکنے کے بعد ہم نے تمہیں اس سے روکا تھا؟ (نہیں) بلکہ تم (خود) مجرم تھے (اس کے جواب میں) یہ کمزور لوگ ان سنگمروں سے کہیں گے (نہیں نہیں) بلکہ دن رات مکر و فریب سے ہمیں اللہ کے ساتھ کفر کرنے اور اس کے شریک مقرر کرنے کا تمہارا حکم دینا ہماری بے ایمانی کا باعث ہوا اور عذاب کو دیکھتے ہی سب کے سب دل میں پشیمان ہو رہے ہوں گے اور کافروں کی گردنوں میں ہم طوق ڈال دیں گے تمہیں صرف اپنے گنہگاروں کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔ (سہاء: ۳۱-۳۲-۳۳)

قارئین کرام! قرآن حکیم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی معاشرے کو آخر کار جو چیز تباہ کرنے والی ہے وہ اس کے کھاتے پیتے خوشحال اور اونچے طبقے کا گناہ ہے۔ جب کسی قوم کے مقتدر میں تباہی آنے والی ہوتی ہے تو اس کے دولت مند اور صاحب اثر واقعہ لوگ فتنہ و فساد پھیلاتے ہیں اور ظلم و ستم اور بدکاریاں اور شرارتیں کرنے لگتے ہیں اور آخری فتنہ پوری قوم کو غرق کر دیتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ بنی اسرائیل میں فرمایا ﴿اذ اردنا ان نهلك قريه امرنا فيها ففسقوا فيها فحق عليها القول فدمرناها تدميرا﴾ (بنی اسرائیل: ۱۶) اور جب ہم کسی بہی کو ہلاک کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو اس کے خوشحال لوگوں کو حکم دیتے ہیں پھر وہ اس میں فتنہ و فساد کرنے لگتے ہیں۔ تب عذاب کا فیصلہ اس بہی پر چپاں ہو جاتا ہے اور ہم اسے برا دکر کے رکھ دیتے ہیں۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں صرف اپنی ذات اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی توفیق عطا فرمائے اور مذکورہ قسم کے غلط لوگوں کی پیروی سے محفوظ رکھے۔ آمین۔